سوال

(752) ''تجھے ایک مہینے کے لیے طلاق ''کہنے سے طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل صورت میں طلاق کا کیا حکم ہے جب وہ ایک ہی لفظ سے ایک طلاق دی گئی ہو اور ایک متعین مدت تک کے لیے ہو؟ مثلا یوں کہے کہ : تجھے ایک مہینے کے لیے طلاق ۔ کیا اس طرح طلاق ہوجاتی ہے؟ پھر اگر عورت اس عرصہ میں گھر سے نہ جائے اور شوہر مہینہ پورا ہونے سے پہلے اس کے ساتھ رہنے بسنے لگے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں، اس طرح طلاق ہوجاتی ہے اور یہ ایک رجعی طلاق ہوگی۔ یعنی شوہر کو حق حاصل ہوگا کہ وہ عدت کے دوران میں اس کی طرف رجوع کر لے۔ اور معلوم رہے کہ طلاق کسی متعین اور محدود وقت تک کے لیے نہیں ہوتی کہ اس مدت کے پورا ہونے کے بعد وہ ختم ہوجائے۔ مثلا یوں کہے کہ تجھے ایک مہینے تک کے لیے طلاق، یا ایک سال تک کے لیے طلاق، طلاق میں ایسے نہیں ہوسکتا۔

بہر حال اگر تین کے علاوہ ایک یا دو طلاقیں ہوں اور کسی عوض پر بھی نہ دی گئی ہوں تو عدت کے دنوں میں شوہر کو رجوع کا حق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 539

محدث فتویٰ